دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر: Lar7102　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 07-06-2018

میڈیسن کمپنی میں مارکیٹنگ کی نوکری کرنا کیسا؟

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیامیڈیسن بنانے والی کمپنی میں مارکیٹنگ کی نوکری کرنا جائز ہے؟

اس نوکری میں بنیادی کام یہی ہوتا ہے کہ مختلف ڈاکٹرز سے مل کر ڈیل کرناہوتی ہے کہ آپ ہماری میڈیسن سیل کروادیں اوراس کے عوض کمپنی آپ کومختلف قسم کی سہولیات دے گی مثلاًفریزر، گاڑی، مختلف تفریحی مقامات کے ٹرپ، گھر، میڈیکل کے آلات وغیرہ۔

سائل: محمد علی(لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃالحق والصواب

صورت مسئولہ میں یہ نوکری کرناجورشوت جیسے حرام کام کی ڈیل پر مشتمل ہے، ناجائزوحرام ہے،کیونکہ شریعت مطہرہ کااصول ہے ہر وہ ملازمت جس میں ناجائزکام کرناپڑے، حرام ہے۔

اس میں تفصیل یہ ہے کہ ڈاکٹرزحضرات کومختلف کمپنیزکی طرف سے جواشیاء دی جاتی ہیں وہ دوطرح کی ہوتی ہیں۔

(1)**قیمتی اشیاء:** مثلاًفریزر، گاڑی، مختلف تفریحی مقامات کے ٹرپ، گھر، میڈیکل کے آلات، A.C.اوردیگر مَمالِک کے سفر کے لیے ٹکٹ وغیرہ ۔ کمپنی اسی طرح کی مختلف اشیاءڈاکٹرحضرات کوصرف اس لیے دیتی ہے کہ وہ اپنی میڈیسن زیادہ سے زیادہ سیل کروائیں تویہ اشیاء اپناکام نکلوانے کے لیے دی جاتی ہیں اورکام نکلوانے کے لیے دینارشوت کے زمرے میں آتاہے لہذااگرڈاکٹراس کامطالبہ کرے تویہ رشوت کامطالبہ ہے اوراگرمطالبہ نہ بھی کرے تب بھی صراحۃ یادلالۃ طے ہونے کی صورت میں یہ رشوت ہی ہے اوررشوت لینامطلقاًحرام اور جہنم میں لے جانے والاکام ہے اورجس طرح رشوت لینادیناحرام ہے اسی طرح رشوت کے لیے دلالی کرنابھی حرام ہے اورحدیث پاک میں ان تینوں افراد(رشوت لینے والے، دینے والے اوران کے درمیان دلالی کرنے والے)پرلعنت وارد ہوئی ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ ان اشیاء کوگفٹ یاکمیشن واجرت قراردینادرست نہیں، کمیشن اس لیے نہیں کہ ڈاکٹرجودوائی لکھ کردے رہاہے وہ تواس کاکام ہے اوروہ علاج کی رقم بھی وُصول کرتاہے، کمپنی کیلئے اس نے جُداگانہ کوئی ایساکام نہیں کیاجس کی اُجرت وکمیشن بنتی ہو، اورگفٹ اس لیے نہیں کہ گفٹ وہ ہوتاہے جس میں کسی شخص کوبغیرکسی عوض کسی چیزکامالک بنایاجائے جبکہ یہاں بغیرعوض نہیں بلکہ اپناکام بنانے کے لیے یہ اشیاء دی جاتی ہیں۔

(2) دوسری وہ **معمولی اشیاء**: مثلاً دوائیں، قلم اور پیڈ وغیرہ یہ اشیاء عموماً کمپنی اپنی ایڈورٹائزمنٹ کے لیے ڈاکٹر حضرات کو دیتی ہے کہ اکثر ان میں کمپنی کا نام موجود ہوتا ہے اور عموماً یہ اشیاء معمولی قیمت کی ہوتی ہیں لہذا اگر کمپنی اپنی پروڈیکٹ بیچنے کا پابند نہیں کرتی تو یہ بغیر کسی عوض اپنی شے کا کسی کو مالک بنانا شرعی نقطہ نظر سے گفٹ کے حکم میں آتا ہے جیسا کہ بہت سے ادارے سالانہ اپنی ڈائری جاری کرتے ہیں اور مختلف لوگوں کو مفت دیتے ہیں۔ لہٰذا اس مُعاملے پر عُرف جاری ہونے کی وجہ سے ان معمولی اشیاء کا لینا اور کمپنی کا انہیں دینا جائز ہے اور یہ رشوت کے زُمرے میں نہیں آتا۔ ملتقی الابحر میں ہبہ کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے: "الھبة: ھی تملیک عین بلاعوض "یعنی: کسی شخص کو بغیر عوض کسی چیز کا مالک بنا دینا۔

(ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، کتاب الھبۃ، جلد 3، صفحہ 489، مکتبۃ المنار، کوئٹہ)

رشوت کی تعریف البحر الرائق شرح کنز الدقائق، اور ردالمحتار جلد 5، صفحہ 362 وغیرہما میں ہے: واللفظ للاول : "ما یعطیه الشخص للحاکم وغیره لیحکم له اویحمله علی ما یرید" ترجمہ: رشوت یہ ہے کہ کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو کچھ دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کردے یا حاکم کو اپنی منشاء پوری کرنے پر ابھارے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب القضاء، جلد 6، صفحہ 362، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

فتاوی رضویہ میں سوال ہے: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ رشوت کس کو کہتے ہیں؟ اور اس کا لینا کیسا ہے؟ اور کس صورت میں لینا جائز ہے اور کس میں ناجائز؟

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے یوہیں **جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے** لیکن اپنے اُوپر سے دفع ظلم کے لئے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رشوت نہیں یہ دے سکتا ہے لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 597، رضا فاونڈیشن، لاہور)

مسند احمد میں ہے: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي **والرائش يعني: الذي يمشي بينهما**" یعنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے، رشوت دینے والے اور رائش یعنی ان دونوں کے درمیان کوشش کرنے والے (دلال) پر لعنت فرمائی۔

(مسند احمد، من حدیث ثوبان، جلد 37، صفحہ 85، مؤسسۃ الرسالۃ)

مفسر قرآن شارح مشکوۃ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے الفاظ و الرائش یعنی : الذی یمشی بینھما ") کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: " اگر یہ کلام رائش کی تفسیر و شرح ہے تو مطلب یہ ہے کہ یہاں رائش کے معنٰی رشوت دلوانے والا ہے یعنی حاکم کا ایجنٹ و دلال جو مقدمہ والوں سے خفیہ طور پر حاکم کو رشوت دلواتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ رائش کی تفسیر نہ ہو بلکہ توسیع ہو یعنی رائش میں وہ دلال بھی داخل ہے جو فریقین اور حکام کے درمیان دلالی کرکے رشوت دلاتا ہے۔ بینھما میں ھما ضمیر راشی اور مرتشی کی طرف راجع ہے۔ خیال رہے کہ **حرام کام کی دلالی اس کی کوشش بھی حرام ہے**"۔

(مراۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 390، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سیدی اعلی حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "**رشوت لینا مطلقا گناہ کبیرہ ہے لینے والا حرام خور ہے** مستحق سخت عذاب نار ہے، دینا اگر بمجبوری اپنے اوپر سے دفع ظلم کو ہو تو حرج نہیں، اور اپنا آتا وصول کرنے کو ہو تو حرام ہے اور لینے دینے والا دونوں جہنمی ہیں اور دوسرے کا حق دبانے یا اور کسی طرح کا ظلم کرنے کے لیے دے تو سخت تر حرام اور مستحق اشد غضب وانتقام ہے، فی

وصايا الهندية عن فتاوى الإمام قاضيخان إن بذل المال لإستخراج حق له على أخر رشوة وإن بذل لدفع الظلم عن نفسه و ماله لا يكون رشوة "ترجمہ: فتاوی ہندیہ کی کتاب الوصایا میں فتاوی امام قاضی خان سے منقول ہے کہ دوسرے پر اپنے حق کو حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کرے تو رشوت ہے اور اگر اپنے پر ہونے والے ظلم یا اپنے مال پر ناجائز دخل کو ختم کرنے کے لیے مال خرچ کرے تو یہ رشوت نہ ہوگی۔

(فتاوی رضویہ، جلد 18، صفحہ 469، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وہ کام جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے، جیسے یہ ملازمت جس میں سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا، تقاضا کرنا اس کے ذمہ ہو، ایسی ملازمت خود حرام ہے اگرچہ تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے وہ مال حلال بھی اس کے لئے حرام ہے"۔ **(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

امیر اہل سنت حضرت مولانا الیاس عطار قادری دام ظلہ تحریر فرماتے ہیں: "ڈاکٹرز کو دواؤں کی کمپنی کی جانب سے تحفۃً جو دوائیں، گھڑی، قلم اور پیڈ وغیرہ ملتے ہیں وہ عُموماً معمولی ہوتے ہیں اور کمپنی یہ اشیاء اپنی مشہوری کیلئے دیتی ہے کیونکہ اکثر اوقات ان پر کمپنی کا نام بھی موجود ہوتا ہے جیسا کہ بہت سے ادارے سالانہ اپنی ڈائری جاری کرتے ہیں اور مختلف لوگوں کو مفت دیتے ہیں۔ لہٰذا اس مُعاملے پر عُرف جاری ہونے کی وجہ سے ان معمولی اشیاء کا لینا اور کمپنی کا انہیں دینا جائز ہے اور یہ رشوت کے زُمرے میں نہیں۔

<u>دوا کی کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹروں کو رِشوت:</u> اس کے علاوہ کار، A.C. اور دیگر مَمالِک کے سفر کیلئے ٹکٹ وغیرہ عُموماً کمپنی کی جانب سے تحفۃً نہیں دیا جاتا کیونکہ ڈاکٹر جو دوائی لکھ کر دے رہا ہے وہ تو اس کا کام ہے اور وہ علاج کی رقم بھی وُصول کرتا ہے۔ کمپنی کیلئے اس نے جُداگانہ کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی اُجرت بنتی ہو لہٰذا شرعاً یہ کمیشن یا اُجرت نہیں۔ ہاں اگر رِشوت ہی کو کمیشن کہیں تو اور بات ہے جیسا کہ یہ بھی ہمارے عُرف ہی میں ہے کہ بعض اوقات جب پولیس کسی کا کام کروا دیتی ہے تو اس پر رِشوت لیتی ہے مگر اسے رشوت کہنے کے بجائے اپنے حق یا اپنے کمیشن کا نام دیتی ہے تو ایسا کمیشن بھی رِشوت ہی ہے۔ کمپنی کے مختلف چیزیں دینے کا مقصد صرف اپنی میڈیسن (دوائیں) زیادہ سے زیادہ بکوانا ہوتا ہے تو کام نکلوانے کیلئے دینا رِشوت ہے لہٰذا ڈاکٹر کمیشن کا مطالبہ کرے تو رِشوت کا مطالبہ ہے اور اگر مطالبہ نہ بھی کرے تب بھی صَراحَۃً یا دَلالَۃً طے ہونے کی (یعنی کھلے لفظوں میں یا جو علامت سے ظاہر ہو، UNDERSTOOD ہو اُس) صورت میں رِشوت ہی ہے اور رِشوت حرام ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ 374، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

22 رمضان المبارک 1439ھ/07 جون 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشاکی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔